

قرآن کا معیارِ حلت و حرمت

تمسک کو

اندا بن احمد

①

خدا کا انسانوں پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسان کو عقل و شعور عطا فرما کر اسے حیوانوں سے ممتاز کیا اور اس کی رہنمائی کے لئے علم کا بے پایاں خزانہ، قرآن اتارا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ علم ہر انسان کے لئے قابلِ عمل اور قابلِ فہم ہے ایک انسان کو اس کا عملی نمونہ بنا کر اپنا رسول بتایا اور اس طرح جی نوع انسان کو ابد الابد تک کے لئے ایک ایسا مضابطہ حیات عطا کر دیا جو ہر ملک و قوم اور رنگ و نسل کے لئے زندگی کے فکری، مادی اور روحانی پہلوؤں میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ اگر انسان عقلِ سلیم سے کام لے کر غور و فکر سے کچھ کر پڑھے اور اس کی ہدایت پر عمل کرے۔ قرآن میں اتارے ہوئے احکام کے دیئے ہوئے کو نرمیم و احکام کے ہر نقص سے پاک دیگر کسی علم یا انسان کی رہنمائی سے بے نیاز اور آخری اور کامل نعمت سمجھے۔

دورِ حاضر میں، جیسے اگر علم و عقل کی معراج کا دورِ کچا جائے تو غلط ہو گا، انسان عقلِ سلیم سے محروم ہو کر اپنے آباء و اجداد کی کوراد اور اندھی تقلید کی کہنا رہ جائیگا۔ جس گڑھے میں پڑا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے انسانیت

ہلاکت کے دہانے تک پہنچ چکی ہے اور اس سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنے خدا کے خالص علم قرآن کی مکمل رہنمائی میں عقل سلیم سے کام لے کر اس صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جو انسان کی فطرت کے مطابق اور اس کو ایمانی کی آخری منزل تک پہنچانے کی صاف راہ ہے۔

قرآن جس طرح فکری اور روحانی تعمیر و ترقی کے لئے رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ اس طرح مادی اور جسمانی حیات انسانی کے ارتقاء اور تعمیر کے لئے بھی ایسے مکمل اور ناقابلِ تغیر و تبدل اصول و ضوابط دیتا ہے جسے انسان اگر اپنے سامنے رکھے۔ ان پر غور کرے اور ان کے مطابق اپنے نظامِ حیات کی مرتب کرے تو بیماری اس کے قریب نہیں آسکتی خواہ وہ جسمانی بیماری ہو یا روحانی یا دماغی، ان ضوابط میں سب سے اہم اور تمام حیات انسانی پر حاوی وہ ضابطہ ہے جسے ہم حلیت و حرمت کا ضابطہ کہہ سکتے ہیں یہ انسان کی پوری جسمانی فکری اور روحانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور اس ضابطہ کو سامنے رکھ کر ہم اپنی عقل سلیم سے کام لے کر۔ علم و دانش کے اس دور میں خصوصاً اکل و شرب کی حدیں متعین کر سکتے ہیں اور حلال و حرام کی وہ کسوٹی حاصل کر سکتے ہیں جس پر ہم اپنے کھانے پینے سے متعلق ہر شے کی حلیت و حرمت کا بغیر کسی روایتی اور فقہی موشگافی کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

قرآن نے اپنا یہ ضابطہ اب سے چودہ سو سال قبل کے عربِ معاشرے میں اس وقت بیان کیا جب بزرگ خود نام نہاد ملتِ ابراہیمی کے نام یوا جھٹے چکر اور شراب کے ٹکڑوں میں ڈوبے ہوئے تھے اور ان کے کمرتب رویوں نے صرف ان کی مضر فوٹ اور گناہوں پر پردے ڈال دیتے تھے بلکہ انھیں نیکی سمجھ کر عوام الناس کے منافع کا ذریعہ بنایا گیا تھا اور اپنی دانست

جب انسانیت کے لئے ایک کامل صابڈ کا نزول ہوا تو لوگوں کے ذہن میں جو شراب اور بھوٹے کے نقصانات سے واقف تھے۔ سوال پیدا ہوا کہ ان کے سلسلے میں خدا نے کیا صابڈ دیا ہے تو اس لئے قرآن نے علت و حرمت کے عالم اور عالمگیر قانون کو بیان کرنے کے موقع پر ان پر بھی اتنی رکھ دی اور بتا دیا کہ دیکھو یہ اس قانون کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

قرآن اہلایہ ماذن سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ میں سوال کرنے والوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس طرح بیان کرتا ہے کہ یہ لوگ نئے اور جوئے کے یا مے میں سوال کرتے ہیں۔ ان سے کہو کہ ان میں بُرائی بہت ہے اوصافِ بد سے بھی ہیں لوگوں کے لئے۔ لیکن ان کی برائیاں ان کے فائدوں سے زیادہ ہیں۔

درحقیقت مقصود اس مناجطے کا بیان کرنا تھا کہ جس چیز کے کُناہ یا برائیاں اس کے فائدوں سے بڑھ جائیں، وہ انسان کے لئے ممنوع یعنی حرام ہے۔
 خواہ وہ کوئی عمل (میسر) ہو یا غذا اور اکل و شرب سے متعلق (خر) کوئی نفع نہ لائے یہ بات ہم نے آگے کہ قرآن کسی بات کو واضح کرنے کے لئے علامتی ہے۔
 ۱۰۸۵ ہجری زبان میں گفتگو کرتا ہے جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں بطور ایک عملی علامت کے ذکر کیا گیا تو خمر ایک مادی یعنی غذا سے متعلق اسلامی کے طور پر یہ انداز قرآن ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام صحیفوں میں یہی انداز اختیار کیا گیا ہے فرق اتنا ہے کہ قرآن کے پیامات کی آفاقیت اور محک مانند نہیں

انکوہر مسطور

برائے

۱۰

پڑھی جیکہ دیگر مصنف گرد آلود ہو گئے۔

اس مناجلے کو سامنے رکھ کر ہم موجودہ معاشرے کے تمام رواجوں اور غذاؤں کو پرکھ سکتے ہیں اور حلال و حرام کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ان ہی میں لاٹری اور تمباکو بھی ہیں۔ لاٹری پر بہت کچھ لکھا گیا اور لکھا جا رہا ہے۔ لیکن تمباکو کھانا اور پینا جو ہمارے معاشرے کی سب سے عام بڑی اور پسندیدہ خرابی ہے اس پر لکھنے کی جرأت ہمارے علماء میں دیکھو جو بات سے نہیں ہے۔ اولاً یہ کہ طبقہ علماء کثرت سے خود اس میں مبتلا ہے ثانیاً امت کے میٹر نام بھاد دینداروں کے ہاتھ میں اسکی تجارت ہے اور ان سے علماء کے اغراض واسطے ہیں۔

اس امر پر تمام اطباء ڈاکٹروں وید متفق ہیں کہ تمباکو کھانے اور پینے میں افادیت کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو نکلے ہوں۔ اس کے برخلاف اس کی معزتیں۔ ظاہر و باہر ہیں جنہیں انحر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک مستقل رسالہ بن جائے ہم یہاں اسکی صرف وہ معزتیں بیان کر سکے جس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

پہلی اور نمایاں معزت اس کا وہ نشہ ہے جو ہر شخص پر طاری ہو جاتا ہے۔ جو اس کا عادی نہ ہو اور اس کا ذریعہ اس میں پایا جائے والا وہ مادہ ہے جسے نیکوئیں (NICOTINE) کہتے ہیں۔ کھانے میں تمباکو کا استعمال ایک خاص پہلو سے پیٹنے سے زیادہ زہریلا اور ہلاکت عیز ہے اس سے نشہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس کے اثرات بھی نہایت درجہ خطرناک اور بُرے ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے رخ سے اس کا ہینا کھانے سے بھی خوفناک اور بہلک افراط مرتب کرتا ہے۔

(جاری)